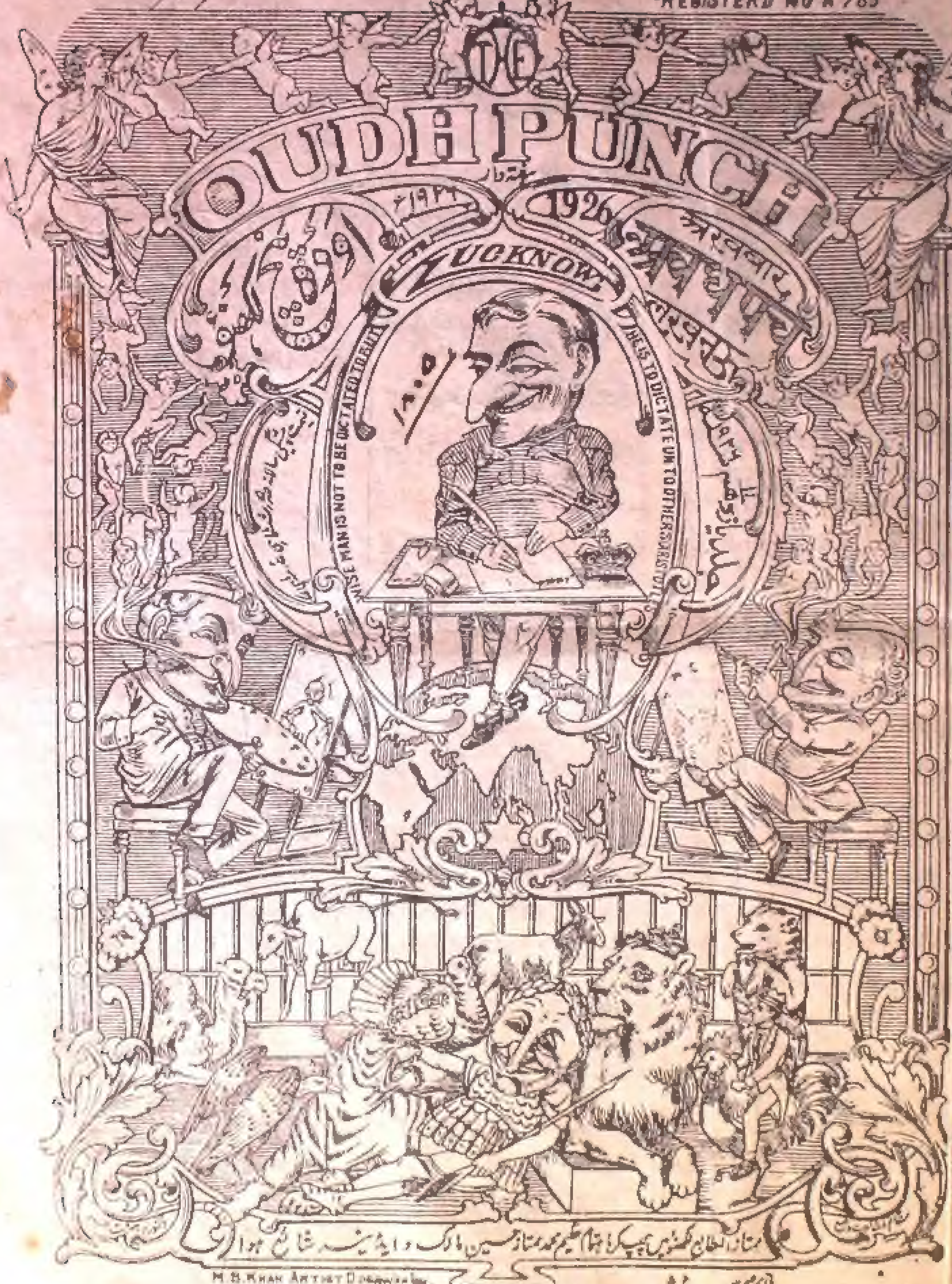
رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 783



ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۴۲ تصاویر

موت کو تو کوئی دور نہیں سکتا لیکن مرگ کے سامنے [illegible] ضعیفی دور کرنے کی ترکیب عمل ہی [illegible] [illegible] کچھ عضا کو حرکت دیتے رہیے پھر ضعیفی کی شکایت اور کسی دیگر بیماریوں کا اندیشہ [illegible] اعضا کو کس طریقہ پر حرکت دیجئے اسکے واسطے کتاب میں جو [illegible] تصاویر ہیں [illegible] نہیں پڑتی یہ کتاب [illegible] بیماریوں کیواسطے نہایت مفید ہے [illegible] ورزش کرنے [illegible] ضعیفی ہوا سیر و دیگر مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں [illegible] اسکے مطابق ورزش کرکے بہت فائدہ حاصل کیا ہے [illegible] اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بوڑھا [illegible] ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی [illegible] دیکھئے [illegible] آپ تمام [illegible] قیمت صرف [illegible] روپیہ رکھی ہے۔

ملنے کا پتہ — سکھ سنچارک کمپنی متھرا

طاقت ہی فتح

[illegible]

[illegible] استعمال کریں [illegible] خون کی خرابی [illegible] کثرت [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] لکھنؤ

وید شاستری منشی شنکر گووند جی جامنگرہ کاٹھیاواڑ

بحر امید

[illegible]

[illegible] پرنسپل گورنمنٹ رجسٹرڈ [illegible]

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

حب تو لقمانی ایک گولی کھانے کے ایک ہی گھنٹہ بعد قوت

اور ... میں اس غضب کی ترقی پیدا ہوتی ہے کہ بے چینی ہوتی ہے لطف صحبت تو گھنٹوں رہتا ہے [illegible] کمزور [illegible] تو کسی طرح کی تکان معلوم ہوگی بلکہ دم بدم ... [illegible] ہوتا رہیگا [illegible] ہوگی بعد فراغ ایک گولی کھالیں تو کمزوری دور تکان رفع ہو کر طبیعت تازہ ہو جائیگی اور پھر دوبارہ قوت [illegible] پہلی سی ہو گی فی درجن تین درجن چار روپیہ۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

روغن لقمانی یہ روغن نہایت لذیذ [illegible] ہی قطرہ ... لگا کر ... [illegible]

لطف وصل ہوتا ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی [illegible] [illegible] شوہر کے تعلقات حقیقی [illegible] عاشق و معشوق [illegible] مست و بیہوش ہو جاتے ہیں اگر آپ نے ابتک استعمال نہیں کیا تو گویا دنیا میں آپ نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ قیمت فی شیشی [illegible] محصول [illegible] کوئی دوا تجربہ [illegible] ہو تو واپسی قیمت کی شرط۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

شاعری جزو ہست از پیغمبری

لکھنؤ کے مشہور [illegible] کلام [illegible] مرحوم کے حالات زندگی مع تصویر [illegible] [illegible] آغا شاعر [illegible] محنت [illegible] [illegible] قیمت علاوہ محصول ...

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۴۹

مضامین غیر

پنجشنبہ ۱۲ - دسمبر ۱۹۳۶ء

موتیا بند یعنی تبصرۂ شعر الہند

(تتمہ ۹ - دسمبر ۱۹۳۶ء)

صفحہ ۱۹۸ سے دوسرا باب شروع ہوتا ہے جسکا عنوان "متوسطین کا پہلا دور" ہے۔ اس باب میں "ناسخ" کا ذکر یان تمہید شروع کیا گیا ہے :-

"مصحفی اور انشا کے زمانے تک اگرچہ لکھنؤ میں شاعری کا عام رواج ہو چکا تھا تاہم ابتک جنکی ذات سے شاعری کی گرم بازاری قائم تھی سب کے سب دلی کے رہنے والے تھے ...... آگے"

دُنیا جانتی ہے کہ لکھنؤ کوئی قدیم دار السلطنت نہیں ہے عام دستور کے مطابق ایک مقام (دلی) اُجڑا اور دوسرا مقام (لکھنؤ) آباد ہوا۔ اور انھیں لوگوں سے آباد ہوا جو کسی زمانے میں دلی کی جان و روح تھے خود لکھنؤ میں جو شرفا دار السلطنت یا دار الحکومت ہونے سے قبل آباد تھے انکی زبان قصباتی زبان سے کسیقدر علیحدہ ضرور تھی مگر اوس میں دیہاتی زبان کے الفاظ زیادہ تھے انکی زبان کو دلی کی شستہ زبان سے بہت بُعد تھا۔ بااین ہمہ کہ یہ زبانی بیان کی زبان بہت بولچال کے اختلاط کے وجہ سے شیرینی لطافت اور لوچ زیادہ رکھتی تھی۔ اور جو بضاعت موجود تھی وہ دکنی یا پنجابی ومرہٹی زبان کے لکڑ توڑ الفاظ یا لہجے سے پاک تھی۔ اس میں کچھ شبہہ نہیں کہ اُردو زبان پورب میں آتے ہی زیادہ لطیف ہو گئی۔ یہہ اون لوگوں کی تحقیق کا خلاصہ ہے جنھوں نے اون اساتذہ کے نتائج طبع کا مقابلہ جو دہلی سے لکھنؤ میں آئے اون شعرا کے کلام سے کیا ہے جو دہلی ہی میں رہے۔ اور اونکے کلام پر پورب کی بول چال کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ وہ سمجھ سکتے ہیں کہ دہلی اور لکھنؤ کے انداز کلام میں اوسوقت تک کوئی نمایاں فرق نہ تھا جب تک پوربی انداز گفتگو کا اثر بول چال پر اچھی طرح نہ ہو گیا۔ مثلاً سجائے ہے کہا ہے ہے "پورب میں کوئی نہ بولتا تھا پورب والے آتا ہے جاتا ہے کہتے تھے پھر "آتا ہے جاتا ہے" کے رواج نے نقل دخل کر دیا لکھنؤ میں کوئی شخص اب آئے ہے جائے ہے نہیں کہتا مگر دلی میں جہاں "آتا ہے جاتا ہے" لکھتے ہیں وہاں "آئے ہے جائے ہے" بھی ابتک مروج ہے۔

جن شعرائے پورب کے خلاف کچھ کہا ہے وہ اونکے حُبّ وطن پر محمول ہے نہ پورب سے نفرت پر۔ پس تجبر مرحوم کا یہہ فرمانا ؎

خرابہ دلی کا وہ چند بہتر لکھنؤ سے تھا
وہیں میں کاش مر جاتا سراسیمہ نہ یاں آتا

ویسا ہی ہے جیسا کہ شاعر نے حضرت یوسفؑ کا قول نظم کیا ہے ؎

یوسف کہ بمصر پادشاہی می کرد
می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

اور مصحفی کا یہہ قول ؎

صحرائیان پورب کیا جانتے ہیں اسکو
اے مصحفی جُدا ہے انداز اس بیان کا

ممکن ہے کہ اعظم گڑھ کے متعلق ہو۔ کیا معنی کہ اوس زمانے میں بھی اعظم گڑھ سے تحان ٹانڈی اور مشرو کے لکھنؤ میں آتے تھے مصحفی نے کسی اعظم گڑھی کے سامنے اپنا کلام پڑھا ہوگا اور سخن فہمی کا مادہ سامع سے مفقود پاکر کہنا پڑا ہوگا "صحرائیان پورب آخر" یا انھوں نے کسی اعظم گڑھی اوستاد کی زبان سے "چلو ہے تھا" کا محاورہ سُن کے یا "نشتریت" کی فرمائش سے عاجز ہوکے فرمایا ہو "صحرائیان پورب آخر"۔ آگے چل کے حضرت مصنف نے شیخ ناسخ کے اصلاحات بغیر کسی کتاب کا حوالہ دیئے نقل کئے ہیں۔

(۱) پہلے زبان اُردو کو ریختہ کہتے تھے لیکن ناسخ کے وقت سے اس کا نام اُردو رکھا گیا۔ اور ریختہ کا نام اُڑ گیا۔

حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ خود ناسخ نے ایک موقعہ پر ریختہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

(۲) پہلے غزل کو ریختہ کہتے تھے۔ ناسخ نے غزل کا لفظ رائج کیا۔ اور اس لفظ کو متروک قرار دیا"

خود ہی حاشیہ لکھتے ہیں "لیکن یہہ صحیح نہیں ہے سودا کا یہہ مشہور مصرع ہے ؎

سامنے اوسکے میں لیکر یہہ غزل جاؤں گا

(۳) غزل کی زمینوں میں تصرف کیا اور ردیف کی بنا حروف روابط جیسے کا کے کو سے نے پر تک" اور حروف اثبات و نفی یعنی ہے اور نہیں وغیرہ پر رکھی۔

مگر اوسکی دلیل یہہ پیش کرتے ہیں ؎

سب زمینیں ہیں گی جتنی ہیں ملے یار تھی
رو زبان ریختہ کی اودھی ہے دیوار تھی

اس شعر میں گویا ردیف ہے "تھی" اور یہہ حرف ربط ہے۔ ناظرین سے التماس ہے کہ ذری غور سے دیکھیں یہہ حضرت خود ہی خواب دیکھتے ہیں خود ہی تعبیر دیتے ہیں۔ ایک کلیہ خود ہی قائم کیا اور حاشیہ پر اوسکا ابطال لکھکے تحقیق کی خامی اور تفتیش کے جنجال سے نجات حاصل کر لی نہ کلیہ صحیح نہ دلیل بطلان۔ حصار بند تھا اور بواسیری بیمار کے وضو کی طرح جھٹ سے ٹوٹ گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مصنف نے اوس جولا ہے سے بھی کچھ دنوں استفادہ کیا ہے جسنے اپنی اولاد کو ناتے جو کچھ بُننے کے تمام اصطلاحات بتا دیئے تھے۔ کسی لڑکے نے پوچھا کہ اب تو کوئی کسر تمہارے شاگردوں کے اکمال فن میں باقی نہیں رہی۔ کہنے لگے ایک بات رہ گئی ہے مگر وہ مرتے وقت بتاؤں گا۔ روزی روزگار کا معاملہ تھا شاگرد اور لڑکے ان کے مرنے کا انتظار بہت اضطراب کے ساتھ کرنے لگے۔ خدا خدا کرکے وہ یوم سعید بھی آ گیا۔ دم لبوں پر تھا۔ جان کی ہمل سکرات کے کانٹوں میں اولجھی ہوئی تھی۔ تانے بانے کا تہا رسا تھہ کا محتاج تھا کہ ایک شاگرد نے کہا اوستاد اب تو جو کچھ دل میں ہے وہ بھی بتا دو۔ کہا کان قریب لاؤ۔ مُنہ بُدا کے ہوسے ہونٹوں کے نزدیک جب کان گیا تو فرمایا:

"نہ پیکار باشست، کو ہماری بولی میں تجب روجب بھی کہتے ہیں"

اور شاید اسی وجہ سے مصنف صاحب کو چند سالی

محنت شاقہ کی زحمت اوٹھانے کے بعد معلوم ہو کہ چار سو برس اُردو کو یہ پختگی نصیب ہوئی اور گلی دخل کو بھی۔

وہ خدا کی ایک خصوصیت تھی جو صرف اوسی زمانہ میں تھی اور
ہو سکے گر کر خود غزل میں ساختہ زبان نے بار
پایا تھا۔

شاید یہ بات بھی درست ہو جو ہے نے مرتے دم اپنے شاگردون کو بتائی تھی جو سینہ بسینہ منتقل ہوتی ہوئی حضرت تک پہونچ گئی۔ ورنہ غزل میں ایک قدیم شاعر نے کوئی فحش یا بیہودہ لفظ استعمال نہیں کیا۔ البتہ کسی کی طبیعت پر جبر نہیں اگر کسی کو صرف فحش دیکھنے کا مرض ہو یا دنیا میں سوا فحش کے اور کچھ نہ دکھائی دیتا ہو تو یہ دوسری بات ہے۔

ناسخ کی شعر الہند میں تعریف فرمائی ہیں اور دو سرون محروم ہیں۔ ناسخ نے جو کچھ اجتہاد کیا ہے اوسکا خلاصہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اونھون نے اپنے ذوق صحیح سے انتخاب اصلح یا انتخاب احسن کا کام لیا یعنی چند مترادفات میں سے ایک لفظ اختیار کرلیا۔ باقی الفاظ ترک کر دیئے۔ اور بعض اون مضمون نے مرکب الفاظ یا جملے کی ترکیب وضع میں پسند کیا۔ جناب مصنف نے جو فہرست ان عشرہ کاملہ کے ساتھ متروک وضع یا الفاظ کی پیش فرمائی ہے اوسکے

مرفوع نہیں۔ علی ہذا القیاس کچھ اور بھی۔

صفحہ ۹۵ سے مصنف صاحب نے بہت ہلکے دیدہ ریزی و خاک بیزی ایک فہرست تغیرات عہد سودا و عہد ناسخ، عہد میر و عہد ناسخ عہد آتش و عہد ناسخ عہد مصحفی و عہد ناسخ عہد میر حسن و عہد ناسخ عہد شاہ نصیر و عہد ناسخ شروع کی اور صفحہ ۱۰۴ پر تمام کی ہے اس فہرست پر بشرط فرصت آئندہ تبصرہ کیا جائیگا۔ اوسوقت ناظرین کو معلوم ہوگا کہ حضرت مصنف کو زبان اُردو پر کتنا عبور حاصل ہے اور جو لوگ باوجود اہل زبان ہونے کے اردو بولنے کا دعوا کرتے ہیں اونکو مشکلون کے گرداب اور جہالت کے پیچ و تاب میں کس طرح پھنسا دیا ہے۔

کمی زندگی دیکھ پاتی ہیں جو حالت مرا دل پریشان سینے میں ہے

سردست ہم اس سوال کا جواب دینا چاہتے ہیں جسکے بعد تمام فہرست حضرت کے دل سے اون کو دفعتہ محو کر دیگا۔ سوال یہ ہے کہ ہر چیز در عہد ترقی کرتی ہے پس اتنا عظیم تغیر زبان میں ناسخ نے کیونکر پیدا کر دیا اور یہ تغیر کس طرح مقبول ہو گیا۔ مصنف صاحب اس مشکل



فیل نشینی

خواجہ سی: مرمر مرمر پری بری بری گی
مہاوت: وحت وحت وحت! نفاق: مرمر مرمر

دیکھنے سے ہر ایک شخص کو توہم ہوگا کہ شاید ایک لفظ میر کے عہد میں کچھ تھا اور ناسخ کے عہد میں کچھ اور ہو گیا۔ یہ ہرگز نہیں ہے میر ہی کے عہد میں کئی بھی بولا جاتا تھا اور کہیں نے کتابی کی جگہ دیکھ بھی ہے

(۱) کیا تذکرہ بتاؤ تو یہ ہے عندلیب
بات میں بات عجب ہے مجھے کہنا
اسی طرح نگو اور تنگے یہ دونون لفظ

حضرت ناظرین اگر دنیا میں تو ناسخ کے بنائے ہوئے وہ کے ہوئے قاعدے میں سے کچھ باتیں دریافت کر سکتے ہیں لیکن یہ قاعدہ دستیاب نہیں ہوا۔ نہ خود معلوم ہے کہ علاوہ ساخت کے اور کوئی قاعدہ بھی تانیث و تذکیر کا اردو میں موجود ہے۔ اسے آپ ہماری کوتاہ نظری خیال فرمائیں یا اردو کی بدقسمتی کہا جاسکتا ہے۔ خدا سلامت رکھے حضرت مصنف کی وسعت نظر کو۔
حضرت مصنف نے ۔۔۔

۱) معنی و مضامین کے لحاظ سے بھی اگرچہ تھوڑے بہت تغیرات ہوئے لیکن عام طور پر وہی بیروہ مرزا کی زبان جاری رہی۔
۲) یہ تمام اصلاحات ناسخ کے پیش نظر تھے۔
۳) ناسخ کو صرف یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ اپنے اصلاحات پر شدت کے ساتھ عامل ہو ئے۔

مصنف صاحب سمجھے ہونگے کہ ان توجیہات کے اظہار سے سوال مذکور کا جواب اور مسکت جواب ہوگیا۔ حالانکہ سوال درحقیقت لاجواب ہی رہا۔ ناسخ کے خصوصیات مگر اس سوال کا جواب نہیں ہیں۔ اگر سوال میں ایک لفظ اور بڑھا دیا جائے کہ یہ تمام خصوصیات نظم سے متعلق ہیں۔ آخر اسکی وجہ کیا کہ قلیل زمانے میں بول چال بھی اوسی قالب میں ڈھل گئی جو نظم کے واسطے تیار ہوا تھا تو اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔ باقی آئندہ

راقم۔ رفیع الخیال کمال

کچھ ادھر کی باتین کچھ اودھر

نمبر ۳

(تحریر ۹۔ دسمبر ۱۹۲۶ء)

ان جناب ہماری خدائی میں ایک عجب ہڑبونگ ہے۔ "درد" اوس کے دیکھئے تو خواجہ کے پوست کندہ حالات کوئی صفحہ خالی نہیں۔ اسکا نام بدل کے "خواجہ درد" رکھنے تو زیب دیتا ہے۔ اور غریبوں کا اخبار ملاحظہ کیجئے عمارت کے اظہار اور موت کے عوارض کا حال ہے۔

ایک صاحب فرماتے ہیں ؎

اڑینگے سیکڑون ٹکڑے جو ہو ثابت گریبان کا

دوسرے صاحب جواب دیتے ہیں ؎

اچھا کیا جو آپ نے باندھے ہم سے بیر
جیتے رہے تو کھینچینگے اور مر گئے تو خیر

حاجی صاحب کو اس کا قلق ہے کہ خواجہ نے اونکی مان کا مہر کس طرح لیا۔ خواجہ صاحب کہتے ہیں یہ مغالطہ ہے ویسے اونکی مان ویسے خواجہ کی مان۔ اگر غور کیجئے تو ان تمام معاملات کی ذمہ داری بھی اہل قلم یا جریدہ نگارون پر عائد ہوتی ہے۔ یا یون سمجھئے کہ "رزاری" کا ایک شعبہ موہن پرستی بھی ہے (جیسا کہ مضمون اول مین گزرا)

نامور پرستی کا حاصل یہ ہے کہ قبولیت کو ساتھ وہ درجہ جیت کی اقتدا کرو۔ یہ حضرات پہلے تو ایک شخص کو آسمان پر چڑھانا شروع کرتے ہین اور مزا یہ ہے کہ پیر بھی بھی تماشہ نہیں کرتے گیند کی طرح اوچھالتے ہین جب ایکی قوت کم ہو جاتی ہے تو ثقل مرکزی اپنی کشش دکھاتا ہے اب اگر کوئی گر پڑنے والا ہوا تو اوسنے کوچ لیا ورنہ نہین حضرت نامور کو زمین پر لنڈھکتے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔ اس گیند دھڑکے سے جرائد بھی وابستہ رہتے ہین آج نکلے اور کل بند ہوئے۔ مثال کے طور پر سیٹھ چھوٹانی کی حالت زار پر نظر فرمایئے۔ الشاء اللہ یہ وہی سیٹھ صاحب ہین جنکا نام نامی کوئی مسلمان بغیر وضو کیے اور کیوڑے گلاب سے منہ دھوئے نہ لیتا تھا۔ آج آپ اونکا نام بھی کسی پرچے مین دیکھتے ہین۔ جہان تک ہمین معلوم ہے ان غریب کی کوئی خطا نہیں ہے تو صرف اسقدر کہ دوسرون پر بے پروائی کے ساتھ اعتماد کر لیا تھا۔ یہ بیچارے جکی کا پاٹ تھے لوگ دانہ ڈالتے تھے یہ پیستے تھے دوسرے کھاتے تھے۔ کھانے والے کھا گئے محاسبہ کی آفت انہین جھیلنی پڑی۔ خزانہ خالی ذہنیت سلیٹ سادی بیکار۔ کھونا الفت۔ کھانے اور کھلانے کا جرم درج نامۂ عمل۔ سمجھے ترکیب؟ جب چکی کی پینڈ بھی لوگ کھر پا نے لگے۔ یہ وہی جیل تھی جو ایک مرتبہ پر گالیون کی صورت مین نکل پڑی۔ وہ تو کہیے بیچ بچاؤ کرنے والون نے روک لیا ورنہ موچھی سک قریب تھا کہ جاتے دستیان کھنچتین۔ لنگوٹون پر ہاتھ پڑتے اور شاید کھلنڈرے جاری۔ کالا مارے بھورا مارے۔ آؤ چھ پڑے۔ اچھا دو تی ہی سہی۔ کی آوازین لگاتے اور سیکڑون کی ہار جیت ہو جاتی۔ جو غریب بعض چکون رسید دن اور حسابون پر دستخط کرنے بھر کا گنہگار تھا اوسنے سیٹھ اکلی آرہی یسوں بیچ کے بین کے جانفرسا الزام سے اپنی جان بچائی اور اون تین کسی نے الزام نہ دیا جو اصلی ملزم تھے۔ وہ دندناتے مونچھوں پر تاؤ دیتے ابتک اینٹھتے پھرتے ہین۔ سیٹھ چھوٹانی کے حال پر جز اود ھ پنچ کے اور کسی اخبار نے رحم نہیں کیا۔ مگر ایک اودھ پنچ کے ترحم خسروانہ سے ہوتا ہی کیا۔ اور بفرض محال کسی نے دبی زبان سے یا اشارون کنایون مین اصلی شکل پر ستون کی نسبت کچھ کہا بھی تو وہ دوسرے نامورون کے فضل خوار جرائد آستینیں چڑھا کے او سپر جہاد اکبر فی پر تعین ہو گئے۔

"اجی ہم خوب جانتے ہین معلوم ہوتا ہے کچھ سرکار نے کشتی گرا دی اسی وجہ سے آنجناب ۔۔۔۔ کے حق مین جنہین سرکار اسوقت نامورون کا قائم مقام صحیح اور اپنا اصلی حریف سمجھتی ہے اور جو قوم پر تن من دھن بلکہ جملہ علامات مصدری (تن من) نثار کر چکے ہین ناسزا کہتے اور ایمان فروشی کرتے ہو"

ادھر اس قسم کے ہوا پرست جرائد نے اس غریب کو آڑے ہاتھون لیا ادھر شامت آئی۔ خریدارون نے بھی دھڑا دھڑ وی پی واپس کرکے اپنی غیرت ایمانی یا حماقت و نادانی کا فرض ادا کرنا شروع کر دیا۔

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۵۰ سنہ ۱۹۲۶ء

بعدالت دیوانی اجلاس جناب منصف صاحب بہادر مقام [illegible]

مالک سنگھ ولد رتنا کر سجان سنگھ قوم شاکر ساکن موضع [illegible] پرگنہ کنیہاری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مدعی

بنام

سوہن سنگھ وغیرہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مدعا علیہم

بنام [illegible] ولد [illegible] قوم شاکر ساکن موضع [illegible] پرگنہ کنیہاری تحصیل [illegible] ضلع [illegible]

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت [illegible] در حقیقت [illegible] کرکے تاریخ [illegible] ماہ جنوری ۱۹۲۷ء [illegible] بوقت [illegible] بجے [illegible] وکیل [illegible] جو مقدمہ کے متعلق [illegible] کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات [illegible] ہو [illegible] کو [illegible] تاریخ جو تمہارے [illegible] مقرر ہو [illegible] انفصال قطعی مقدمہ [illegible] کو [illegible] ہونی کی [illegible] شہادت [illegible] استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز [illegible] کرو۔

مطلع رہو کہ اگر روز مذکور کو حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ [illegible] تمہاری [illegible] [illegible]

[illegible]

اگر [illegible]

[illegible]

[illegible]

بعض دل جلے وی پی واپس کرنے پر قانع نہ ہوئے جھٹ سے قلم اوٹھایا اور شقہ گرامی سفاہت املا میں لکھ مارا۔

"جناب! ہم دیکھتے ہیں کہ چند روز سے آپ کی روش محسن قوم والد قوم جد فاسد قوم عاشق قوم خادم قوم مخدوم اسلام ثانی رب علام (معاذ اللہ) چراغ دودمان عصمت و طہارت فرزند بزم نبوت و رسالت ....

کے بارے میں قابل افسوس اختلاف رکھتی ہے۔ پہلے آپ کے پرچے نہیں جیتھڑے کو چاک کیا اور اوس سے صاحب لوگون کی طرح استنجا کر ڈالا دیا تاکہ اس میں مولانا محترم کا اسم شریف ہے یا نہیں) اور بعد استنجا آتش سوزان سے اوسکی تطہیر کر دی۔ خبردار جواب آپ نے ہمارے نام پرچہ بھیجا تو آپ ہی جانئے گا۔ مانا کہ آپ کے قلم میں زور ہے اور آپ کا [illegible] اوس وقت تک کوئی نہیں دے سکتا جب تک کہ آپ سے دس ہاتھ فحش گوئی میں بڑھا چڑھا نہو۔ لیکن اسکے یہ معنی ہرگز نہیں ہو سکتے کہ آپ کے سے بندۂ حرص و آز و قاتل اسلام سے انتقام نہ لیا جائیگا۔ تو سن جو آپ ہو وہ جیتھڑا نیست و نابود ہو جائے۔ اڈیٹر صاحب خدا آپ کو جہنم کے ساتوین طبقے میں جھونک دے تو بہتر ہے۔ آپ دشمن قوم ہیں دشمن اسلام ہیں۔ دشمن مسلمین ہیں۔ زیادہ حد ادب "

تو دیکھا آپ نے! ان ہری چگت۔ تا یوچی۔ بندہ زر و زود یاور زود فریب۔ مولا نفر۔ ایمان فروش کذب پرور اخبار نویسون نے خریدارون کو ایک اس قابل نہیں ہونے دیا کہ انصاف کی بات پر کان دھرین یا کسی صاحب فہم و بے غرض ہم جیسہ نگار کی راے پر غور و خوض کی زحمت دین۔ انھون نے تو سرے سے بد اخلاقی اور بیجا جنبہ داری باتون کا عادی بنا لیا ہے۔ حالانکہ ہم تقین صبر و ناصحانی سوجھی۔

القصہ اب جو دو اڈیٹرون مین لڑائی ٹھنی ہے تو ان مین کا ہر فرد قوم کو دعوی ہے تو اسلام کا نام لے کے بلکہ کھانے والے بیچارے کچھ خواجہ کے طرفدار ہو گئے ہین کچھ حامی کی اسی پیٹھ میں ایک کے نزدیک خواجہ کی ذات منزہ ہے دوسرے کے خیال میں حامی کی شخصیت جبرائیل۔ آپ جیسے کے خوشگفتار ہین۔ وہ ستاد کی کے جوہم۔ دور کو دیا اعتدال گیا ہے کر ہم معنوی لیڈر ان کی کو رشنیان

ام شرح کرتے ہین تاکہ آئندہ پبلک اس کے دھوکے اور فریب کے جال میں گرفتار نہو۔ کون پوچھے کہ خداوند اگر یہ دو نو مکار تھے تو حضور نے چند روز اوس طرف کیا سمجھ کے انکا ساتھ دیا تھا ان کے بہندیت بنے پھرتے تھے۔ آپ ہی نے تو انھیں زمانہ بھر مین جھنڈے پر چڑھایا اور آج آپ ہی یہ فرماتے ہین۔

اے خداوند! احضور سے زیادہ کون افترا و فریب کے فن مین کامل ہے۔ خدا نہ کرے کہ حضور کسی شریف کے پیچھے پڑ جائین بدبخت کی جان عذاب مین ہو جاتی ہے۔ کسی طرف مفر نہیں ملتا۔ اگر اس غریب کو کسی کا غذ اخبار سے تعلق ہے تو جوت برابر کی رہتی ہے۔ اور اگر کسی کا غذ اخبار کی توفیق حاصل نہیں تو بس "زیادہ حد ادب"۔ ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ گنبد آرامگاہ نبوی کے ڈھانے کی خبر عراقی و انگریزی جرائد سے اہل ہند کو معلوم ہوئی ہین کو ان عمارتون سے محبت ہے وہ تڑپ گئے۔ سوا جیسے بازی کے وہ کچھ تو اختیار مین تھا نہیں لہذا اونھون نے جلسہ کر کے اور جلسہ ہوا اور حضرت سے! روتے تھی مجی جنبت کو کھڑا ہوا اوس نے فورا اپنے پیر محترم جلالۃ الملک کی طرف سے اعلان کر دیا کہ وہ اپنی جان مال عزت آبرو اولاد سب کچھ اس گنبد پر قربان کر دینگے یہ خبر جھوٹی ہے۔ وہان سے اعلان ہوا ایمان موٹی موٹی سرخیون کے ساتھ حق تک جلالۃ الملک ادا کرتے پر دامن گردان بیٹھ گئے۔ مساجد و مقابر کی تباہی کا سلسلہ بیت دنون سے جاری ہے۔ اہل ایمان و ایقان آنکھون سے دیکھنے کے بعد یقین نہیں کرتے وہ بھی جھوٹ تھا یہ بھی جھوٹ ہے۔ پہلے بھی کچھ نہ تھا اب بھی کچھ نہو گا آپ بیٹھے دیکھے جایئے۔ حیاداری کے یہی معنی ہین کہ دن دہاڑے آفتاب کا انکار کیے جاؤ کوئی اس انگریزی زمانے مین گلا گھونٹ نہیں سکتا۔ حضرت ابوبکر خوارزمی نے جہل کو علاج "کف و نعل" تجویز فرمایا ہے مگر جب حیا و رجہل کی تعداد زیادہ ہے تو کف و نعل کا استعمال کہان تک ؟ اس دلیل کا بطلان ارسطو بھی نہین کر سکتا کہ خود حضرت جلالۃ الملک انکار فرماتے ہین اب اور کیا چاہئے۔ جلالۃ الملک نے کبھی اگر انکو

کا کیا تھا ؟ ۔ انکے آگے یہ دلیل بھی ہیچ ہے کہ جو ذہب کا مذہب اس گنبد کو بنیاد بدعت قرار دیتا ہے اور استثنا کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ لہذا یہ اعلان قربانی جان و مال و اولاد بالکل مصنوعی ہے کیا معنی کہ اگر مذہب کا حکم دیگر مقابر کی تاراجی کے متعلق واجب العمل تھا تو یہ مقبرہ بھی اوسی حکم مین داخل ہے۔ ورنہ یہ باقی ہے تو لوگ برابر اسی کی پیروی مین اونچے اونچے مقبرے بناتے اور انھین مقبرون مین دندناتے رہینگے چاہے زندہ عزیزون کے رہنے کو ٹھکانا کہین نہو۔ جو اخبار وات جلالۃ الملک کے ہم مذہب ہین وہ تو خیر اپنے مذہبی بادشاہ کی حمایت کرتے ہین اور عصبیت کے اعتبار سے اگر دھاندلی بھی کرتے ہین تو چندان قابل گرفت نہین۔ زمانے کا رنگ ہی یہی ہے مگر ہنسی کے قابل اون حضرات کی حالت ہے جو دعوے کرتے ہین حنفیت کا اور دعوت کا حق ادا

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱۰ و ۵)

نمبر مقدمہ ۴۹۳ سنہ ۱۹۲۶ء

بعدالت خفیفہ مرزاپور ضلع

جالون ۔ [illegible] بنام [illegible]

بنام

[illegible]

ہرگاہ کہ مدعیان نے نالش بنام تمہارے بابت [illegible] دائر کی ہے [illegible]

[illegible]

بتاریخ [illegible]

بدستخط
دستخط حاکم
مہر عدالت



"دیکھو سوئی ٹھیک ہے نہ؟ اُف!"

"ہاں جناب! وزن کا کام جب آپکا ڈیل انجام دے رہا ہے تو پھر سب ٹھیک ہے" ہائے لُٹے!"

کرتے ہین جلالۃ الملک کی جانب سے فتنۂ نجد کی ابتدا سے مخالفت کرتے رہے مگر یکایک جو رخ بدلا تو واہ واہ۔ سب سے یہ ثابت کرتے رہے کہ جلالۃ الملک نصارے کے ساختہ پرداختہ ہین۔ مرتبہ دیکھیے تو جلالۃ السلطان فیصل والی عراق سے بھی بانسون کم۔ وہ ہز مجسٹی ہین تو بیچارے خالی ہیز ان ہنیست (ہز ہائنس) کے لقب ایمانی پر قانع و متوکل۔ بغیر رضائے آقا و مولے (حضرت جان بل) ایک انچ جنبش کرنے کے مجاز نہین۔ فتح مصر ہوی بطفیل جان بل۔ مگر جناب حنفیت مآب قدیم و نجدیت نواز جدید دنیا کو یہی دھوکا دے رہے ہین کہ نجدی گورنمنٹ ایک آزاد گورنمنٹ ہے خود مختار گورنمنٹ ہے اور عنقریب وہ اس آخری وصیت رسول پر عمل پیرا ہونے والی ہے کہ جزیرۂ عرب کو نصارے کے وجود سے خالی کرے۔ بھر دُنیا سے کہتے ہین۔ آنکھین بند کر لو اور انجیانب کے اگلے مضامین بھول جاؤ۔ دیکھو جی تم انگریزی حکومت کو حکومت حجاز مین دخل در معقولات کا مجاز ٹھرانا چاہتے ہو۔ یہ تار جو تم نے حضرت جان بل کی خدمت مین روانہ کیا ہے کہ اپنے خادم خاص جلالۃ الملک عظمۃ السلطان کو روکیے۔ آرام گاہ نبوی کی طرف بنگاہ کج نہ دیکھین ورنہ بڑی ہوگی۔ ایک نہایت بیہودہ تار ہے۔ عظمۃ السلطان کو نصارے کے قبضے مین دینا بے ایمانی ہے۔ تم مرکز اسلام کو نصارے کے ہاتھ فروخت کر رہے ہو تم بیچے اسلام فروش ہو۔ اے اہالیان دیکھو آج وہ شخص جسنے تطہیر حرمین از وجود نجس کفار مسلمین کی تھی۔ انگریزون کا بندۂ بے دام بنایا جاتا ہے تمہاری آوازین بلند ہونگی اور نصارے حضرت

اسلام کا عروج

بہت بڑی ایک پرمسرت امید افزا خبر آ رہی ہے تمام دنیا کے مسلمان بیدار ہو رہے ہین بیدار ہی نہین ہو رہے بلکہ اپنی گذشتہ عظمت و سطوت کو مکمل کرنیکے لئے آمادہ ہین اسکی مفصل حالات لاہور کے مشہور و معروف مذہبی اخبار پیغام صلح مین شائع ہوتے رہتے ہین اگر آپکو ان کے معلوم کرنے کا شوق ہو تو اس اخبار کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھیے۔ سالانہ چندہ دفتر جلسے سے تین روپیہ نمونہ مفت۔

منیجر اخبار پیغام صلح لاہور

ابن سعود کی حکومت مین دست اندازی کرینگے۔ یا رد حج کرنے ضرور جاؤ چاہے تمہاری چند یا نجدیان خونخوار کی مقدس جوتیون سے لہولہان ہو جائے یا تمہاری ہی نجس کمائی سے روضۂ رسول کھودنے والون کی مزدوری ادا کی جائے یا ایسے واعظ مقرر کیے جائین جو بزور یا فرخ شکنی اپنا مذہب قبول کروالین۔ اور مقدس مزارون پر سے جاکے آتی کو بکاری کرین کہ تم بھی ثواب تطہیر عجیب و غریب مین شریک ہو جاؤ۔ (باقی آئندہ)

راقم۔ زمین و آسمان

مولانا پنچ کی نوٹ بک

پنچ پنچی

اللہ رے کمال اس خبر کو سُن کے قلم بھری ہو گیا کہ پیرس مین ایک رقاص (نکولس) نے آٹھ شبانہ روز چکر گھنی کی ناچنے کا دور مسلسل جاری رکھا۔ کھانے پینے کی چیزین میز پر رکھی ہوئی تھین بغیر ناچنے مین کمی ڈالے حضرت نکولس کھاتے پیتے جاتے تھے اور حرکت جاری رکھتے تھے۔ اسی رخ پنچی مین آپ نے جوتون کے پانچ جوڑے بدلے۔ ناچنے کے لیے جوتے نرم اور ملائم بنائے جاتے ہین وہ اتنی شدید مصیبت برداشت نہ کر سکے۔ کھانا پینا اور جوتے بدلنا تو کوئی معجزہ نہین۔ پروفیسر نیدا مین آنجہانی کو اتنی مشق تھی کہ تھالی مین ناچتے تھے تھالی الگ گھومتی تھی اور اونکا پاؤن دوسری سمت۔ ایک مرتبہ تھالی کو ٹھے پر سے پھسل کے نیچے آ رہی تو نیدا مین بھی تھالی کے ساتھ ہی پہونچے اور تال ٹوٹنے نہ پائی نہ گنے مین فرق آیا۔ نکولس نے تو چار جوتے توڑے مگر وہ فرش کے نیچے جا سے بچھوا کے ناچتے تھے اور مجال نہ تھی جو تا سا ٹوٹ جائے۔ ہان یہ اعجاز اون مین نہ تھا کہ آٹھ آٹھ روز تک پیخانہ پیشاب چکائی کر جائین۔ یہ خصوصی وصف صرف حضرت نکولس کے لیے ہے کہ معدہ اور مثانے کا نفضلہ بھی ناچتا رہا اور نے جوڑا بھی نہین بدلا۔

ہمارے لیڈرون کو پیرس جانا چاہیے کیونکہ اونھون نے پبلک کو اونگلیون پر نچایا تو ہے۔ لیکن اونھین

حوائج ضروریہ سے استغنا نہین ہوا۔

زلفین وان منڈگئین یان حال پریشان گیا

وانشا کی خبر ہے کہ ایک میم صاحب سے اور اون کے صاحب سے اَن بن تھی۔ خاوند صاحب بوڈاپسٹ مین تھے میم صاحب وانا مین پانچ سال تک ملاپ کی صورت نہ نکلی بارے اب کدورت رفع ہوی۔ صاحب جب گئے تھے تو میم صاحب کی زلف دراز قیامت تھی واپس آئے تو طائر دل کا جھونجھا اُجڑا ہوا پایا۔ فیشن کی قینچی اسباب پریشانی خاطر پر چل چکی تھی۔ بہت بھنائے مرغ دل نے کہا مین بسیرا کہان لون شام ہو گئی۔ اولٹے پیرون اسٹیشن کی طرف چلے میم صاحب نے کہا۔ ارے مَرد تو خفا نہو۔ مین کیا جانتی تھی کہ رشتۂ محبت نگوڑا بالون سے بندھا ہوا ہے اچھا مین بازار سے جوڑی مول منگائے لیتی ہون نائی کمبخت نے بال اتنے مختصر کر دئے تھے کہ مستوعی بال

عدالت جناب سب جج صاحب بہادر اول ضلع کھیری۔ ضلع کھیری مقام لکھیم پور

مقدمہ متفرقات نمبری ۲۰ سنہ ۱۹۲۶ء درخواست دیوالیہ از دیناد لالہ سابان جنام بہادر سنگھ و پورن سنگھ و مسماۃ رام دولاری و بابو نبواری لال۔

اطلاع نامہ

بنام { بہادر سنگھ ولد معلوم ساکن ... پرگنہ و ضلع کھیری۔ پورن سنگھ ولد نامعلوم سکھ پنجابی ساکن ... ضلع ... مسماۃ رام دولاری بیوہ ... ساکن لکھیم پور محلہ ... ضلع کھیری۔ بابو نبواری لال ... ڈپٹی کلکٹر ... کھیری ساکن لکھیم پور ضلع کھیری۔ }

جو کہ مقدمہ بالا مسمی دیناد لالہ دیوالیہ تاریخ ... دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء قرار دیے جا چکے ہین لہذا آنکو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء حاضر عدالت ہو کر ثبوت و دستاویزات قرضہ پیش کرو یا جو کچھ عذر ہو پیش کرو۔ در صورت عدم حاضری حسب ضابطہ عمل درآمد ہوگا۔ المرقوم ۹ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء

مہر عدالت

دستخط حاکم
بخط انگریزی

کسی طرح جھنڈے بالوں میں گھونس نہ سکے۔ ترشے ہوئے بالوں کی نیٹیں چوڑی سے نکل پڑیں اور میم صاحب کا سرِ علیل کوچہ شفا معلوم ہونے لگا۔ یہ منحوس وضع دیکھ کے شوہر مر خورد مانے کیا۔ بس بی بی تہمین بھی سلام اور اس گھر کو بھی۔ گھر گئیں بی بی ایسی کھسیانی ہوئیں کہ سر منڈے کے کودکے جان دے دی۔ معلوم ہو کہ بال ہوتے تب بھی جنجال نہ ہوتے تب بھی جان کا وبال ہوتا۔ اگر آج بال ہوتے تو شاید بام پر بھی لگے سہرہ بی بی کیوں بچتیں یا کنڈے کے شوہر سے گوشۂ گوارا لجھتے۔ چلئیے الوانی قصہ مختصر ہو گیا۔

المختصرات

نادرستی مزاج کا قصہ کسی طرح مختصر نہیں ہوتا۔ دوستوں نے جو مضامین بھیجے ہیں ان کے دیکھنے بھالنے کی مہلت بھی نہیں ملی۔ سال کی عمر بھی مختصر سی رہ گئی ہے۔ لہذا دوستوں کو توجہ فرمانی چاہیئے قلم سے بھی درم سے بھی۔

مذہبی سرگرمیوں نے پولیٹکل باغ کو جھلسا دیا ہے ہمیں افسوس ہے کہ جس قسم کے ناظرین حقیقتہً مذہبی و رسالہ قومی پرچوں نے پیدا کیئے ہیں ہم اونکی تفریح کا سامان نہ کر سکے۔ محض ادبی اور علمی مضامین پر قناعت کی۔ دیکھیے سال آئندہ کیا ہوتا ہے۔

کثرت سے ہفتہ وار اور روزانہ پرچے تبصرے اور مبادلت کی غرض سے دفتر میں آتے ہیں چونکہ انکی روش ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتی لہذا بہت نوازش ہوگی اگر وہ اودھ پنچ کا انتظار نہ فرمائیں۔

ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است۔ کچھ لوگ ہیں برابر رشوت کی علانیہ لوٹ جاری ہے۔ مگر گورنمنٹ صرف ریاستوں کو بدنام کرنے کے وقت اپنی زبان سے رشوت خواری کی مذمت کرتی ہے۔ ورنہ غالباً اودھ اخبار ہی کا فقروں کی صداقت پر ذرہ برابر توجہ ہوتی اور ایسی رشوتوں کے واقعات جو جو ری چھپے نہیں ہوتے کہ ثبوت بہم پہونچانے میں فقرا و کیشن کی ضرورت ہو فوراً اوسے روکا جاتا دیتے۔ اب ارشین ہو گئے کہ رفتار کیا تیرے پاس کوئی ایسی عینک نہیں جس سے رشوت کے اوراق

وہ ہر دو احکام سرکاری کو دو دو ہونے کے وقت نظر آنے لگے۔

سکریٹری صاحب آل انڈیا شیعہ کانفرنس مطلع فرماتے ہیں کہ انکی کانفرنس کا سالانہ اجلاس پٹنہ میں بتاریخ ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ہوگا۔ اور مرزا ہاشم اصفہانی ناظر اتحاد بمبئی دوش صدارت پر احسان کا بار لادینگے۔

بعض جرائد ناقل ہیں کہ ہمارے مہربان ڈاکٹر سر اقبال صاحب لاہوری کی ممبری جب گھوڑے چڑھی تو لوگوں نے لاہور میں جلوس نکالا اور دھوم دھڑکے سے "دیدہ تیغ سلامت آئی" کا راگ گایا۔ اس جلوس کے ساتھ باجا بھی تھا۔ کیوں نہوتا۔ فلسفہ و حکمت کی بہن شاعری ہے اور شاعری کی ہمشیر موسیقی ہے اور موسیقی کا بے پالک باجا ہے۔ چنانچہ باجا کسی مسجد کے سامنے بند نہیں ہوا۔ خاص بھی چپ رہے۔ موذن بھی سر بسر در گلو۔ متقی بھی صم بکم ہندو کہتے ہیں کہ جناب وہ ادب دوبارہ تنظیم کیا ہوا جس کا سوا فضول جیسے کیا جاتا ہے۔ ان شکایت کرنے والوں کو شاید خبر نہیں کہ یہ باجا مخزون تھا۔ اور اوس شخص کی خوشی میں بجایا گیا تھا جسنے اپنی غزلوں اور نظموں کے ذریعے سے تمام مسلمانوں کو اتحاد کی مضبوط رسّی میں ایسا جکڑ دیا ہے کہ اب افتراق دشوار ہے

مدعی را تیز تر میخوان چو ذوق نغمہ کم یابی

اونکی تمام تحسین ساز نغمہ ترنم بربط و عود کا نسبتاً ہیں۔ اللہ نے یہ دن دکھایا۔ آستانی اب مستی ہے۔ نعرہ کونسل میں سننا۔

اگر نکٹے ہو جانے کے بعد کوئی شخص فخر کر سکتا ہے کہ دیکھو تو وہ شخص نکٹا ہو گیا ہے کوئی تم میں ایسا جو حیاداری کے ساتھ ناک کٹانے؟ تو بے شک لاجپت رائے اینڈ کو اس بات پر فخر کر سکتے ہیں کہ یوپی اور پنجاب میں کانگریس کے برگزیدہ امیدوار ممبری میں کامیاب نہیں ہوئے دیکھا! بات تری کانگریس کی ایسی تیسی۔ یوں نیچا دکھایا۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ اور کو تیسی آئیں سو ساتی جھالا۔ اور اتفاق کے ساتھ کوئی معرکہ سر کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ ایک فلاں صاحب نے اوں سے اور کسی شیخ سے

لڑائی ہوئی۔ شیخ نے کہا بھائی یہ تو اچھا نہیں ہے کہ ہم تم لڑیں اور بے چارے دست و پا شکستہ اہل و عیال در میں چلے۔ تو فائدہ کریں تو بہو بیاہ اداری کر دیں۔ میاں صاحب نے جاتے ہی گھر کا صفایا بول دیا۔ شیخ نے تلوار سے خون نکلتا دیکھا تو بہت بوکھیں پہنچی کریں۔ لالہ اور پنڈت نے کانگریس کشتی کے بد موکھیوں پر تاؤ دیا ہے۔ خدا خیر کرے اگر جہ ہمیں سوا بالشت بڑھ جانے کا زعم ہے۔

خواجہ حسن نظامی صاحب جو گرجے تو ہمارے مسٹر محمد علی کے نام کے ساتھ جتنے ہندوانے لقب یاد آئے سب لگا دیئے۔ مثلاً سوامی لالہ پنڈت شری ت محمد علی صاحب۔ اگرچہ کثرت و وحدت ایک ہی چیز ہے لیکن القاب کا قحط نہیں ہے اگر دوسری طرف سے بھی یہی باز رد چلی۔ تو خواجہ کو اچھا معلوم ہو گا سنتا ہوں القاب رام رکھنے کا نتیجہ اچھا نہیں۔

نوٹس بغرض ظاہر کرنے وجہ کے کہ اجرا کیوں نہ کیا جائے

بعدالت جناب سید بو القاسم صاحب بی اے منصف صاحب بہادر

مقدمہ صدرہ نمبر [illegible]

مقدمہ اجرائے ڈگری نمبر [illegible]

کنہیا لال بوہرا ساکن شکر پور	بنام رونق علی پرورش	پسران محمد ... شیخ ... ساکن ... دیگر ...
	کنہیا لال بوہرا	
	مفتی فرد	

ہر ... معلوم ... ساکن ... تحصیل ... ضلع ... مدعیان ڈگری۔

بنام

... معلوم ... ساکن ... موضع ... تحصیل و ضلع ... مدیون۔

ہرگاہ ... ڈگری ... عدالت ... درخواست اجرائے ڈگری ... بمقدمہ نمبر ... بحساب ... جوابدہی ... مشکل ہو گئی ہے لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے ... بحضوری ... اس عدالت میں حاضر ہو کر وجہ ظاہر کرو کہ اجرا کیوں نہ کیا جائے۔

آج بتاریخ ... ماہ دسمبر ... میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

ہر چند کہ اصل ڈگری دار فوت ہو گیا ہے ... ساکنان ... درخواست ... پیش کرتے ہیں لہذا ... حاضر ہو پیش کرو۔

وقت حاضری ... بجے سے ... بجے تک۔

دستخط حاکم ...

مہر عدالت

مایوس نہ ہو

اگرچہ اشتہاری ادویہ نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو توقع دیتے ہیں کہ طلائے عجیب بطور نمونہ صرف ۵ یوم کے لیے قیمتی پندرہ آنہ علاوہ محصول کے طلب فرمائیں کچھ عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلا بلا آبلہ ڈالے ...... مخصوص کو قوی اور دراز کر کے خمی کجی لاغری سستی کوتاہی نیز ...... کے منحوس اثرات کو دور کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۱۶ یوم کے لیے طلا صرف دو روپیہ آٹھ آنہ میں طلب فرمائیں ۲۱ یوم تک پرہیز کریں خواہ فعل [illegible] مجبوری کرے پوری شیشی کے ہمراہ حبوب مقوی [illegible] قیمتی ہے بالکل مفت روانہ ہوگا پوری شیشی [illegible] ۲۱ یوم [illegible] محصول [illegible] تین روپیہ خریدار ہوگا پوری شیشی کے خریدار سے بصورت عدم نفع واپسی قیمت اور دس سال کے اندر اثر زائل ہونے کی صورت میں دوبارہ مفت بھیجنے کا وعدہ۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

نمونہ بازی

ایک بات ہے جسے نمونہ بازی کہتے ہیں عموماً لوگ ویسے اپنے اودھ پنچ کے نمبر برباد کرتے اور پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہیں یہ ہم سمجھتے ہیں کہ پسند آنا تو دوسری بات ہے مضامین سمجھ میں بھی آئے یا نہ ہر پرچہ میں نئے مضامین ہوتے ہیں یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق نہ ہو لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ایک ششماہی کے خریدار بن جائیے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی فیوض سے محض ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آئندہ نمونہ بھیجا نہ جائے گا قیمت ششماہی تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجیے۔ **وی پی** نہ منگائیے منیجر الیسٹر ہ ہفتہ کے اندر بقیہ نمبر بھیج دیے پر میعاد ششماہی کی توسیع سال بھر کیلئے کر دی جائیگی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا شندھو [illegible] کھانسی، ہیضہ، دمہ، پیٹ درد، دست، بدہضمی، نفخ، تلی اور جگر وغیرہ کے امراض کیلیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتی ہے قیمت ۸ ہر جگہ بکتا ہے۔

دورنگ کیسری بچے دار اور کر یا جن کے جڑنے کے لیے والی لاثانی دوا قیمت ۸

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط اور فربہ کرنیوالی بچوں کی دوا قیمت ۸

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوافروشوں سے طلب کرو۔

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب **بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی**

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ [illegible] مرزا اینڈ سنس [illegible] لکھنؤ

بہرام کی گرفتاری

[illegible]

چار رنگوں سے چھپا [illegible] قیمت صرف ۔۔۔۔۔ ۱؎

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ سے طلب فرمائیے

مظلومہ کربلا

[illegible]

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ

LONDON لنڈن ڈائرکٹری DIRECTORY.

سالانہ شائع ہوتی ہے: سات زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لندن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ بر اعظم یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور تجارتی مرکزوں کے۔

کارخانوں اور سوداگروں: سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیئے گئے ہیں جن میں۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر: جہاز پر جانیوالے مال کی تفصیلی اور کالونیل اور بیرونجات کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے: مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں یا۔

ایجنسیوں کے خواہشمند: ہیں ان کا نام و پتہ ایک صفحہ میں مناسب عنوان کے ماتحت صرف۔

ایک پونڈ دس شلنگ: میں درج کر دیا جائیگا بڑے اشتہار و نکا نرخ ۲ پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب ولایت سے تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں انکے لئے یہ ڈائرکٹری بہت ہی گرانقدر ہے اور اسکی ایک جلد صرف [illegible] پونڈ نقد آرڈر کے ہمراہ وصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لنڈن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ نمبر ۲۵ ابچرچ لین لنڈن ای سی ۴ انگلینڈ

ہر قسم کے ناول قصہ جات دواوین کتب تواریخ تذکرہ وسکولی کتابیں عربی و فارسی و اردو و نجوم و رمل علم ریاضات کی کتابیں مشرقی پتہ سے طلب کیجیے۔ غلام حسین [illegible] لکھنؤ

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ بیمہدف ادویہ

[illegible] مغز کنجشک

[illegible] مقوی [illegible] و اعضاء رئیسہ اعصاب کو طاقت [illegible] مین اعضیہ منی شانہ معدہ و جگر کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف حد تحریر سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول اوپر کے شعر مین نذر کیا گیا ہے اگر ماہی مقنقور کے بعد دنیا مین کوئی دوا ہے تو یہی ممسک ہے۔ متلذذ ہے۔ [illegible] و رقت سے مرض کو دور کرتی ہے

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک [illegible]

ماء اللحم عنبری و آتشہ خاص الخاص

[illegible] جسکی شہرت ہندوستان مین [illegible] دوا ہے [illegible] تیار کیا [illegible] سے تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاء رئیسہ [illegible] وسفید [illegible] کمزوری کو دور کر [illegible] مین مفید گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے [illegible] دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (عہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس پیالہ مفت

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت مین بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگون نے اپنی [illegible] اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی وجہ سے خلاف فطرت افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہو گئی ہون ان کے واسطے اکسیر کا حکم [illegible] [illegible] بتانا [illegible] [illegible] کو [illegible] [illegible] کی [illegible] واقف بخشتا ہے کہ بیان سے باہر

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (عـه)

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible]

قیمت فی بکس [illegible] خوراک [illegible]

[illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہوسکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے	منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	فہرست دواؤن مفت طلب فرمایئے

معارف النغمات

یعنی وہ بے نظیر کتاب جس نے دنیا مین گرہ لگائی اور ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر نقش لینے کے قواعد سکھائے۔ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔ [illegible] حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہوچکے ہین [illegible] موسیقی [illegible] علمی [illegible] سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی [illegible] کتاب کا

حصہ دوم

[illegible]

از استاد محمد علی خان

[illegible]

قیمت [illegible]

[illegible]